Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۳۰ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ، ۳ ظہور ۱۳۶۸ ہش، ۳ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۷۶

اخبار احمدیہ

لندن سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ صد سالہ جشن تشکر کے سال کے اعتبار سے حضور کی مصروفیات کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس میں ممالکِ غیر کے دوروں کی مصروفیات شامل ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام اور آقا کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے جملہ مقاصدِ عالیہ کو غیر معمولی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اجنبیت کی حالت میں انسان خدا کے کاموں سے ناآشنا ہوتا ہے۔ اب جیسے یہ ریل ہے کہ یہاں کے لوگوں کے نزدیک تو عام بات ہے اور کوئی تعجب اور حیرت کا مقام نہیں ہے مگر جہاں کہ دور دور آبادیوں میں یہ نہیں گئی اور نہ ان لوگوں نے اسے دیکھا ہے۔ ان سے کوئی بیان کرے تو کب باور کریں گے کہ ایک سواری ہے کہ خود بخود چلتی ہے۔ نہ اس میں گھوڑا ہے نہ بیل نہ اور جانور۔ تو جن کو ان خدائی امور کا تجربہ نہیں۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔"

"انسان جو اپنے تئیں امن میں دیکھتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ حالتِ استغنا میں انسان کو خدا یاد نہیں آیا کرتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری طرف وہ متوجہ ہوتا ہے کہ جس کے بازو ٹوٹ جاتے ہیں۔ اب جو شخص غفلت سے زندگی بسر کرتا ہے اُسے خدا کی طرف توجہ کب نصیب ہوتی ہے۔ انسان کا رشتہ خدا تعالیٰ کے ساتھ عاجزی اور اضطراب کے ساتھ ہے لیکن جو عقلمند ہے وہ اس رشتہ کو اس طرح سے قائم رکھتا ہے کہ وہ خیال کرتا ہے کہ میرے باپ دادا کہاں ہیں اور اس قدر مخلوق کو ہر روز مرتا دیکھ کر وہ انسان کی فانی حالت کا مطالعہ کرتا ہے تو اُسکی برکت سے اُسے پتہ لگ جاتا ہے کہ میں بھی فانی ہوں اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ جہان چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اگر وہ اسمیں زیادہ مبتلا ہے تو اُسے چھوڑنے کے وقت حسرت بھی زیادہ ہوگی اور یہ حسرت ایسی ہے کہ خواہ آخرت پر ایمان نہ بھی ہو۔ تب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور اس سے امن اس وقت ملتا ہے کہ جب فانی خوشحالی نہ ہو بلکہ سچی خوشحالی ہو۔ بعض آدمیوں کو بیماریوں سے بعض کو دوسری تکالیف سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۷۰-۳۷۱)

● مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت احمدیہ ضلع مظفر گڑھ کی اہلیہ محترمہ شمیم آراء بیگم صاحبہ کا ایک دو روز میں میجر آپریشن عوامی ہسپتال ملتان میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

● مکرم منصور احمد صاحب تاثیر ابن مکرم مولوی محمد احمد صاحب نعیم کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں دائیں ٹانگ میں فریکچر ہو گیا تھا۔ ابھی تک انہیں مکمل آرام نہیں آیا۔ احباب ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

● مکرم میاں روشن دین صاحب گولبازار ربوہ کے پوتے عزیز محی الدین ابن مکرم ضیاء الدین صاحب کے گلے کا آپریشن جرمنی میں ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں عزیز کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● محترمہ منور ناصرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالخالق صاحب کارکن جوبلی فنڈ کا پتہ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ ۲۷ جولائی ۸۹ء کو ہوا تھا۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جسکو وقت کی قربانی کا مزہ آجائے وہ روحانی میدان میں تیزی سے ترقی کرتا ہے

لجنہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ بچیوں کو دین کی خدمت کے کام سونپیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کے ارشادات

"حقیقت یہ ہے کہ نیک کام کرنے کی توفیق پانا اور نیک کام کروانے کی توفیق پانا یہ بھی دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ جب لجنہ تربیت کرتی ہے تو نیک کام کرنے کی توفیق پاتی ہے اور جب دوسروں سے کام لیتی ہے تو نیک کام کروانے کی توفیق پاتی ہے اور جس شخص کو نیک کام کروانے کے لئے اپنے وقت کی قربانی کا مزا آنا شروع ہو جائے وہ بہت تیزی کے ساتھ روحانی میدانوں میں ترقی کرنے لگتا ہے۔ پس لجنہ کو چاہیئے کہ ان بچیوں کے سپرد دینی کام کریں۔ دین کی خدمت کے کام ان کو سونپیں۔ ان کو اپنے وقت کا بہتر مصرف بتائیں۔ ان کو نیکی کرنے کی مزید لذتوں سے آشنا کریں۔ ان پر چھوٹی چھوٹی ذمہ داریاں ڈالیں تا انکو یہ خیال نہ رہے کہ ہم اور چیز ہیں اور لجنہ کی عہدیداران کوئی اور چیز ہیں۔ وہ حکم دینے والی ہیں اور ہم حکم قبول کرنیوالی ہیں بلکہ چاہیئے کہ ان کو ہر نیکی کے کام میں شامل کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ لجنہ کے کام اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ ان کی انجام دہی اب لجنہ کی چند عہدیداروں کے بس کی بات نہیں رہی اس لئے انہیں اپنی ضرورت کی خاطر بھی مزید کارکنات چاہئیں"

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۸۳ء صفحہ ۲-۳)

"لازمی چندے کم سے کم معیار ہیں اور لازمی چندے ہیں" (ارشاد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ۶ دسمبر ۱۹۷۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۳ ظہور ۱۳۶۸ ہش — ۳ اگست ۱۹۸۹ء

زندگی کی گاڑی

کہتے ہیں کہ عورت اور مرد زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ دونوں ٹھیک ہوں اور ٹھیک طرح چلیں تو گاڑی ٹھیک چلتی ہے ورنہ ناقابلِ برداشت ہچکولے لگتے ہیں اور رفتار بھی تسلی بخش نہیں ہوتی لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ عورت کو بہت زیادہ مظلوم کہا جاتا ہے۔ اور اس بیچاری پر تشدّد کی مثالیں اکثر سامنے آتی ہیں۔ آخر اس پر ظلم کون کرتا ہے وہی جو اسے اپنی گاڑی کا دوسرا پہیہ کہتا ہے اور جو اسکو ٹھیک رکھ کر زندگی کی گاڑی کو ٹھیک سے چلانا چاہتا ہے۔ ایسا کیوں ہے۔ یہ بات قابلِ غور ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عورت بھی مظلوم ہوسکتی ہے۔ اور مرد بھی مظلوم ہوسکتا ہے۔ اور ظلم ہونا کسی پر نہیں چاہیئے۔ دونوں کو اپنے اپنے دائرے میں زندگی کو بہتر بنانے کی آسانی مہیا کی جانی چاہیئے۔ تاکہ دونوں مل کر نہ صرف اپنی زندگی کو بلکہ اپنی اگلی نسل کی زندگی کو جسکی سب سے اوّلین ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔ بہتر بنا سکیں۔

معاملہ کی تہ تک نہ پہنچنے کے باعث نتائج بھی غلط نکلتے ہیں اور طور طریق بھی بدل جاتے ہیں۔ مغربی دنیا نے عورت کو "ظلم" سے بچانے کے لئے اس کی آزادی کا نعرہ لگایا۔ اور آزادی کی آڑ میں اس کو کچھ کا کچھ بنا کے رکھ دیا۔ امریکہ کے جلسہ سالانہ میں احمدی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا (خلاصۃً)

"آزادیٔ نسواں کے بلند دعوٰں کے باوجود مغرب میں خواتین سے انتہائی غیر منصفانہ سلوک جاری ہے اور مغربی معاشرہ میں عورت کو مردوں کے حیوانی جذبات کی تشفّی کے محور پر ایک تفریح طبع چیز بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔"

اس سلسلہ میں سیّدنا حضور نے فرمایا کہ احمدی خواتین کا فرض ہے کہ وہ اپنے نمونہ سے دنیا کو دکھائیں کہ عورت کا وجود کیا ہے اور وہ کس طرح حقیقی معنوں میں زندگی کی گاڑی کا دوسرا پہیہ ہے۔ اگر مرد اور عورت اپنے اپنے حقوق بلکہ اس سے زیادہ ضروری۔ فرائض۔ سے واقف ہو جائیں تو نہ کوئی مظلوم ہوگا نہ ظالم۔ سب اپنے اپنے دائرے میں کام کریں گے اور ہر دائرے میں اپنی اپنی استعدادوں کو مکمل کیا جا سکے گا۔ پس ہماری ماؤں، بہنوں بیٹیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے کردار سے صحیح خطوط کی طرف دنیا کی راہنمائی کریں۔

وہ ہمیں جان و دل سے پیارے ہیں
وہ کہیں پر بھی ہوں ہمارے ہیں
وقف ان کے لئے ہر ایک دُعا
ہر دُعا گو کے وارے نیارے ہیں

(ابوالاقبال)

میرے سر سے ٹکرا کر جب پتّھر واپس جائے گا
جس کے ہاتھ میں پتّھر ہیں وہ اپنا سر سہلائے گا

دھرتی کی کیا بات سنیں ہم نیل گگن یہ کہتا ہے
روکنے والے روک کے دیکھیں آنے والا آئے گا

لندن تو کچھ دُور نہیں ہے پھر بھی دِل گھبراتا ہے
دِل ہی دِل میں سوچ رہا ہوں مجھ کو کون بلائے گا

میری سانسوں کا ضامن ہی مجھ کو زندہ رکھے گا
مَیں مرنے سے گھبراؤں تو میرا دِل شرمائے گا

ظلم سہو تو ظلم کے سہنے کی عادت پڑ جاتی ہے
ہاتھ اٹھاؤ تو شل ہو کر بازو ہی گر جائے گا

وہ میری پرواز سے ڈر کر پَر کاٹیں تو کاٹنے دو
مجھ کو ہر اک اُڑنے والا اُونچا اُڑتا پائے گا

اس کی یادوں میں گُم ہو کر مَیں گُم سُم ہو جاتا ہوں
وہ چُپ چاپ اچانک آ کر مجھ کو آپ جگائے گا

راتوں کے گمبھیر اندھیرے راہیں گم کر دیتے ہیں
لیکن میرے دل کا سورج مجھ کو راہ دکھائے گا

جاؤ جاؤ سب سے کہدو ہم پر قدغن ایک خطا ہے
بند گلی سے قریہ قریہ ہم پہ کھُلتا جائے گا

مَیں نے اپنی بات نسیم کبھی پوشیدہ رکھّی ہے؟
مجھ کو بھی کیا اپنے دل کی بات کوئی بتلائے گا

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ آئرلینڈ میں

"گیلوے ایڈورٹائزر"، اپنی ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں کہتا ہے کہ احمدیوں سے مل کر اس لئے خوشی ہوئی کہ وہ اس نقشے سے مختلف ہیں جو آیت اللہ خمینی پیش کرتے ہیں۔ یا جو وحشیانہ آنکھوں والے متعصب لوگ جن کی تصویریں ٹی وی پر روزانہ اس صورت میں دکھائی جاتی ہیں کہ انہوں نے ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھائے ہوتے ہیں اور تہران کی گلیوں میں سارا دن گھومتے رہتے ہیں۔ اور اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ سلمان رشدی کو موت کے گھاٹ اتارا جائے۔

آج سے سو سال قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب (جو پنجاب میں رہتے تھے) نے احمدیہ جماعت کی بنیاد رکھی۔ وفات تک وہ جماعت کو ایک ایسی مستحکم پوزیشن میں لا چکے تھے کہ جس نے تھوڑی ہی دیر بعد ساری دنیا میں پھیل کر ایک کروڑ بلکہ اس سے بھی زیادہ افراد کی ممبرشپ کا اعلان کرنے کے قابل ہو جانا تھا۔ آج کل اس جماعت کے روحانی رہنما حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہیں۔ جو ایک بہت اچھے مقرر ہیں اور جن کی باتیں اتنی منطقیانہ ہوتی ہیں کہ وہ جلد ہی دوسروں کو قائل کر لیتے ہیں۔ خود تو یہ جماعت تشدد کی سرے سے قائل ہی نہیں لیکن شروع ہی سے دوسروں کے تشدد کا نشانہ رہی ہے۔ پاکستان میں تو ان پر خاصا تشدد کیا جا رہا ہے اور تشدد کی یہ صورت صدر ضیاء کے زمانے میں شروع ہوئی تھی۔ ۱۹۷۴ء میں انہیں اقلیت قرار دے دیا گیا تھا۔ اور تعصب کی وجہ سے ۱۹۔ افراد قتل کر دیئے گئے۔ اور ایک بہت بڑی تعداد کو گرفتار کیا جا چکا ہے یہ سب کچھ محض اس لئے کہ وہ اپنے عقیدے کا اظہار کیوں کرتے ہیں۔ ان کی عبادت گاہیں (بعض جگہوں پر) گرائی جا چکی ہیں۔ انہیں آگ لگائی جا چکی ہے۔ اور ان کے تقدس کو پامال کیا گیا ہے۔ گالی گلوچ تو بالکل عام سی بات ہے۔ اور ان کے ساتھ گندہ مذاق بھی کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ان تمام باتوں کا جائزہ لینے کیلئے ایمنسٹی انٹرنیشنل اور انٹرنیشنل کمیشن آف جیورسٹس نے خاصی تگ و دو کی ہے۔

اس سال احمدیہ جماعت صد سالہ جشن تشکر منا رہی ہے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی مختلف جماعتوں میں جانے کیلئے دورے کر رہے ہیں۔ گیلوے کے احمدی اس بات سے خوشی سے پھولے نہیں سماتے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو ان کے روحانی رہنما ہیں گیلوے تشریف لائیں گے۔ گیلوے ایڈورٹائزر ان کے ساتھ انٹرویو کر کے اپنی رپورٹ شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ ساری بات ڈیوڈ او کونل نے کہی ہے۔

"آئرش انڈی پنڈنٹ"، اپنے ۱۳ اپریل ۱۹۸۹ء کے شمارے میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے آئرلینڈ میں ورود کے متعلق لکھتا ہے ایک مہربان آئرش موٹر ڈرائیور نے جس ہمدردی کا اظہار آج سے ۳۰ سال قبل ایک مشرقی شخص کے ساتھ کیا تھا۔ اس کی یاد اب دوبارہ تازہ کی گئی ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اپنی جماعت کے دس افراد سے جو یہاں رہتے ہیں ملنے کیلئے آئرلینڈ تشریف لائے ہیں۔ ان کی جماعت کے بہت سے افراد خاصے پڑھے لکھے پاکستانی ہیں۔ ایک عشائیے کے موقعے پر ڈبلن کے ایک ہوٹل میں انٹرویو دیتے ہوئے حضور نے ۱۹۵۶ء کی ایک وزٹ (VISIT) کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ ان دنوں وہ برطانیہ میں طالب علم تھے اور ہچ ہائیکنگ کرنے کیلئے برطانیہ اور آئرلینڈ میں گھوم پھر رہے تھے ایک جگہ پر انہوں نے بلفاسٹ کے لئے ایک موٹر ڈرائیور کی مدد چاہی تو اس موٹر ڈرائیور نے اپنا رستہ بدل کر حضور جہاں جانا چاہتے تھے انہیں وہاں لے گیا انٹرویو میں حضور نے فرمایا کہ وہ ایک بہت مہربان اشریف النفس انسان تھا اور میری خواہش ہے کہ اب وہ مجھے دوبارہ ملے تو میں اس سے اپنے محبت بھرے شکریے کا اظہار کرنے کیلئے ہاتھ ملاؤں۔

اس دفعہ حضور آئرلینڈ اپنے ۳۰ ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے ہیں آپ کے ساتھ ٹی وی اور پریس کا کام کرنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔ آپ اپنے ملک سے باہر لندن میں قیام پذیر ہیں اور یہ اس لئے کہ ان کے اپنے ملک میں اس جماعت پر تشدد جاری ہے۔ اب وہ دنیا بھر میں اپنی جماعت کے افراد سے ملنے کیلئے دورے پر نکلے ہیں۔

ڈیوڈ او کونل نے کونیخٹ ٹریبون (CONNACHT TRIBNE) کے ۷ اپریل ۱۹۸۹ء کے شمارے میں لکھا کہ یہ نیم غیر ملحقہ عمارت اور اس کی سیٹنگ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو احمدیہ جماعت کے سپریم ہیڈ ہیں۔ کے لئے عجیب سی ہوگی۔ لیکن حضور بھی کوئی معمولی مذہبی رہنما نہیں ہیں۔ حضور گذشتہ جمعے کے روز گیلوے میں تشریف لائے تھے۔ آپ کے آنے کے دو مقاصد تھے۔ ایک تو یہ کہ اپنے مذہبی فرقے کی بنیاد کی ۱۰۰ ویں سالگرہ منائیں۔ اور دوسرے یہ کہ گیلوے میں ایک مشن ہاؤس کا افتتاح کیا جائے۔ اس وقت دنیا بھر کے اخبارات احمدیہ جماعت کی مخالفت کر رہے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ سلمان رشدی کی متنازعہ فیہ کتاب "شیطانی آیات" ہے۔ حضور نے اس کتاب کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ نہائت گندی کتاب ہے۔ اور اسکے ذریعے بہت غلیظ قسم کے حملے کئے گئے ہیں۔ لیکن ہمارا اصول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کے ساتھ تلوار سے لڑے تو آپ بھی اس کے ساتھ تلوار سے لڑیں۔ لیکن اگر کوئی زبان سے لڑے تو آپ بھی اس کے ساتھ زبان سے لڑیں۔ اس مصنف نے تحریر کے ذریعے حملہ کیا ہے۔ ہمیں بھی تحریر ہی کے ذریعے اس کا جواب دینا چاہیئے جہاں تک سلمان رشدی کی موت کے فتوے کا سوال ہے۔ اس میں مذہب کا کوئی دخل نہیں۔

احمدیہ جماعت جو کہ اب تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے پنجاب ہندوستان کے چھوٹے سے گاؤں میں شروع ہوئی تھی۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے دنیا کی اصلاح کے پیش نظر اور گذشتہ پیش گوئیوں کے نتیجے میں اس جماعت کی بنیاد رکھی تھی سے اس کے آگے ڈیوڈ نے پیش گوئیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور اسکے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے جانشینوں کے انتخاب کا۔ ۱۹۵۶ء میں تو وہ (حضور) غیر ارادی طور پر یہاں پہنچ گئے تھے لیکن اب ان کی وزٹ باقاعدہ سوچی سمجھی ہے۔ اس وقت (۱۹۵۶ء) انہوں نے ایک غلط کشتی کا انتخاب کر لیا اور ڈبلن پہنچ گئے۔ انہیں اب تک یاد ہے کہ آر ڈی ایس شو جاری تھا اور وہ مشرقی ساحل کی سیر کرنا چاہتے تھے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب وہ برطانیہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔

اگرچہ دیکھ بھال کرنے والا عملہ تو مصروف رہتا ہے لیکن وہ لوگوں میں گھل مل جانے کے باعث خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اور تعمیری رنگ میں سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر معاملے کے متعلق آپ کو خاصی معلومات حاصل ہیں اور کسی خیال کے اظہار میں وہ لیت و لعل نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی مذہب کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہوں تو اس کے اصل ماخذ کی طرف جانا چاہیئے۔ یہی وہ بات ہے جو میں مغرب کے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ آپ لوگوں کی تاریخ میں بھی خاصا تشدد ملتا ہے ایسے بادشاہ اور حکومتیں جو خدا کے نام پر حکومت کرتے تھے لوگوں کو ایذائیں بھی پہنچاتے رہے ہیں۔ اور ان پر تشدد بھی کرتے رہے ہیں۔ ایک وقت میں یہودیوں پر بہت زیادہ مظالم کئے گئے۔ اس کا نام "سیاہ موت"، رکھا گیا۔ اور یہ سب کچھ عیسائیت کے نام میں کیا جا رہا تھا۔ در اصل یہ غلطی مذہب کے نام نہیں تھوپی جا سکتی یہ تو مذہب کے رہنماؤں کا کام ہے۔ ہمارا پیغام تو نہائت سادہ ہے۔ کہ ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے کی بجائے خدا کی طرف توجہ کی جائے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ روحانیت کو ورثے میں ملنے والی کوئی چیز نہیں سمجھتے۔ آپ کا خیال ہے کہ سب لوگوں کو ایک جیسے مواقع دیئے گئے ہیں یہ ان کی اپنی مرضی ہے کہ وہ کون سا راستہ اختیار کریں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو سیدھے راستے کی طرف رہنمائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر دیتا ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ احمدیہ جماعت دنیا بھر میں جلد جلد پھیل رہی ہے۔ جب وہ ۱۹۸۲ء میں جماعت کے امام بنے تھے تو صرف ۸۰ ممالک میں جماعت موجود تھی۔ اب ۱۲۰ ممالک میں جماعت پائی جاتی ہے۔ آئرلینڈ میں جماعت کا پہلا قیام گیلوے میں ہوا ہے۔ گیلوے میں ہی کیوں؟ اس لئے کہ بہر حال کہیں نہ کہیں تو ابتداء ہونا ہی ہوتی ہے۔ بڑے شہر میں تو انسان گم ہی ہو جاتا ہے یہاں گیلوے کے لوگ عجز و انکسار کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ایسے کھلے دل کے مالک ہیں کہ بہت کم جگہوں پر ایسے لوگ مل سکتے ہیں۔

یہ حضور کی آئرلینڈ کے مغربی حصے میں پہلی وزٹ تھی۔ اور حضور اس سے بہت متاثر ہوئے۔ حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ یہاں اکثریت کیتھولک مذہب کے پیروکاروں کی ہے۔ مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ یہاں کے لوگ ہمارے مذہب کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔ لیکن مجھے اس خیال سے اختلاف ہے۔ یہاں تو مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ لوگ دوستی اور کھلے دل کے ساتھ ہماری طرف توجہ کر رہے ہیں۔ ہالینڈ ایک پروٹسٹنٹ ملک ہے وہاں ہمیں کیتھولک میں سے زیادہ لوگ ملے ہیں۔ بہ نسبت پروٹسٹنٹس کے آئرلینڈ کے شمال میں جو مذہبی جھگڑا چل رہا ہے وہ میرے لئے دکھ کا باعث ہے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو مذہب کے لئے اس طرح لڑنا نہیں چاہئے۔ (ن-س)

اسیران راہِ مولیٰ کیلئے خصوصی درخواست دعا

جماعت احمدیہ کے کئی افراد ملک کی مختلف جیلوں میں قید ہیں۔

یہ اسیرانِ راہِ مولیٰ احباب جماعت کی خصوصی توجہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام اسیران راہِ مولیٰ کو رہائی عطا کرے۔

اپنے فضلوں سے نوازے اور ہمت و استقامت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسیری کی مشکلات کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔

شذرات

ن۔ س

انقلاب فرانس کی ۲۰۰ ویں سالگرہ

فرانس نے اس سال اپنی آزادی کی ۲۰۰ ویں سالگرہ منائی ہے۔ متعدد ممالک کے سربراہانِ ملک اور سربراہان حکومت اس تقریب کے لئے پیرس پہنچے۔ پاکستان کی سربراہِ حکومت وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر فرانس نے جو اعداد و شمار پریس کو مہیا کئے ہیں انکی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

ملک کا رقبہ ۵۵۱,۱۰۰۰ مربع کلومیٹر۔

آبادی ۱-۱-۸۸ کے مطابق ۵۵,۷۵۱,۰۰۰

بچوں کی شرح اموات (۱۹۸۷ء کے مطابق) زندہ پیدا ہونے والے بچے۔ ایک ہزار میں سے ۶ء۷ فوت ہو جاتے ہیں۔ ۱۹۸۷ء کے مطابق مرد ۷۲ سال تک زندہ رہنے کی امید رکھ سکتے ہیں۔ اور عورتیں ۸۰ء۳ سال تک۔

تمام لوگ جو برسرِ روزگار ہیں ان کی تعداد ۲۳,۹۷۲,۳۰۲۔ ان میں سے مرد ۱۳,۵۹۵,۶۵۶، اور خواتین ۱۰,۳۷۶,۶۴۶ ہیں۔

بیرونی ممالک سے وہاں جا کر کام کرنے والے جن کی عمر ۱۵ سال سے زیادہ ہے۔ ان کی تعداد ۱,۵۰۴,۹۳۲، بیرونی ممالک سے وہاں جا کر بسنے والے لوگ جن کی عمر ۱۵ سال سے زیادہ ہے: ۲,۷۱۷,۸۳۲۔ بے روزگار افراد کی تعداد جون ۱۹۸۸ء کے مطابق ۲,۴۰۰,۵۰۰۔

اس وقت افراطِ زر کی شرح ۲ء۷٪ ہے۔

ملک میں ہسپتالوں کی تعداد ۱-۱-۸۷ کے مطابق ۳,۷۳۰۔ اور ان ہسپتالوں میں بستروں کی تعداد ۵۷۴,۰۰۰ ہے۔

۱-۱-۸۸ کے مطابق ملک میں ڈاکٹروں کی تعداد ۱۳۸,۸۵۹، اور نرسوں کی تعداد ۲۹۴,۲۶۰ ہے۔

جہاں تک سکولوں کا تعلق ہے نرسری سکول ۱۷,۹۰۰ ہیں۔ یہ سب حکومت کی طرف سے اور ان کے علاوہ ۳۸۵ پرائیویٹ ہیں۔

پرائمری سکولوں کی تعداد جنہیں حکومت چلاتی ہے ۴۰,۲۳۵۔ پرائیویٹ سکولوں کی تعداد ۶۰۳۸۔ سیکنڈری سکول جنہیں حکومت چلاتی ہے ۷,۳۴۲، اور پرائیویٹ ۳,۹۰۵۔

حکومت کی طرف سے چلائے جانے والے سکولوں میں طلباء کی تعداد نرسری اور پرائمری میں ۵,۷۳۲,۹۳۱، اور پرائیویٹ سکولوں میں ۹۳۰,۸۵۳ ہے۔ سیکنڈری سکولوں میں جنہیں حکومت چلاتی ہے ۴,۴۸۱,۷۹۷، اور پرائیویٹ سکولوں میں ۱,۱۹۲,۸۱۳

یونیورسٹیوں میں طلباء کی تعداد ۹۸۰,۴۰۴

ملک بھر میں ۸۵ روزنامے شائع ہوتے ہیں۔ ان میں سے ۱۶ بڑے بڑے روزناموں کے خریداروں کی تعداد (جنوری ۱۹۸۷ء) ۴,۶۶۰,۰۸۲ ہے۔

انقلاب فرانس کی ۲۰۰ ویں سالگرہ کے موقعہ پر پاکستان نے ۲۴/۶/۸۹ کو ایک خاص ڈاک ٹکٹ جاری کیا۔ جس کی قیمت ۷ روپے ہے۔ اس کی ایک خصوصیت تو یہ ہے کہ اس پر فرانسیسی الفاظ لکھے گئے ہیں۔ اس سے پہلے کبھی کسی پاکستانی ڈاک کے ٹکٹ پر اس زبان میں کوئی الفاظ نہیں لکھے گئے۔ یہ ڈاک ٹکٹ عادل صلاح الدین چیف ڈیزائنر جنہیں حسن کارکردگی کا تمغہ مل چکا ہے اور جو پاکستان سکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن کراچی سے تعلق رکھتے ہیں نے تیار کی ہے۔ اس پر جو منظر کشی کی گئی ہے وہ لی ڈیوڈ کی ایک تصویر کی مماثلت ہے۔

اس تصویر میں اس عہد کا اعادہ کیا گیا ہے جو سکویش ہال میں کیا گیا تھا اور اس تصویر کشی کے علاوہ اس پر تین پرندے نیلے، سفید اور سرخ رنگوں میں دکھائے گئے ہیں۔ جہاں تک ڈیوڈ کی تصویر کشی کا سوال ہے اس میں لوگوں کے نمائندوں کا ایک ہجوم دکھایا گیا ہے۔ جو سکویش ہال جسے پہلے سالے دو جیوڈی پومے (SALLE DEU JEUDEPAUME) کہتے تھے نے ۲۰-۶-۱۷۸۹ کو اس وقت اکٹھے ہوئے تھے جبکہ انکی جلسہ گاہ کے دروازے بند کر دئے گئے تھے اور انہیں اس جلسہ گاہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ یہ وہ تاریخی موقعہ ہے جہاں سے انقلابِ فرانس شروع ہوتا ہے۔ یہ ہجوم جوش سے بھرا ہوا ہے اور اس موقعہ پر تقریر کرنے والے پر داد و تحسین کے ڈونگرے برسا رہا ہے۔

یہ وہ موقعہ تھا جب ایک نئی قسم کی حکومتی طاقت ابھری جو عوام الناس کے نمائندوں پر مشتمل تھی۔ شروع میں فرانس کی آزادی کا ذکر کیا گیا ہے۔ دراصل اس کا مطلب ہے "انقلاب فرانس" جب انسانی حقوق اور شہریت کے حقوق متعین کئے گئے تھے۔

عرب ممالک اور پاکستان

جنرل ضیاء الحق کی تعزیت کیلئے آنے والوں کا جو تجزیہ کیا گیا اس میں کہا گیا ہے کہ ترکی وفد جس کے سربراہ صدر ایورن تھے اور جس میں وزیر اعظم اوزال، کیبنٹ وزراء، فوجی افسر اور ترکی جنرل سٹاف کے چیف اور اس طرح ہندوستان کے صدر اور ان کے ساتھ کیبنٹ کے وزیر اور اعلیٰ عہدہ دار اور امریکہ سے آنے والے وفد کے سو افراد جن کا سربراہی جارج شلز کر رہے تھے سے تو کچھ لوگوں کی ڈھارس بندھی لیکن سب سے زیادہ حیرانی اس بات سے ہوئی کہ جنرل ضیاء الحق کو تو اسلام کے نفاذ کیلئے بہت بہت زیادہ پیش پیش سمجھا جاتا تھا لیکن عرب ممالک جن کا اسلام سے زیادہ تعلق ہے۔ ان میں سے نہ کوئی سربراہِ ملک آیا نہ سربراہِ حکومت اور نہ ہی کوئی اور شخص، سوائے سومالیہ کے وزیر اعظم اور مراکش کے وزیر اعظم کے۔ شام، عراق، یمن (ڈیموکریٹک ریپبلک) لبنان اور پی ایل او نے اپنے کسی افسر کو جنرل ضیاء کی تعزیت کے لئے پاکستان نہیں بھیجا تھا۔ عراق کا کوئی شخص بھی ضیاء کے جنازے میں شامل نہیں تھا اور بعض لوگوں کو اس بات کا افسوس ہوا۔ کہا یہ جاتا ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو کے متعلق ان سب لوگوں نے شخصی اور ذاتی طور پر اپیل کی تھی کہ اسے پھانسی نہ دی جائے لیکن ان کی ایک نہ سنی گئی۔ اس کی پھانسی کے بعد عرب ممالک جو اب ترقی یافتہ گنے جاتے ہیں اور خلیج کی ریاستوں نے جنرل ضیاء کی اندرونی اور بیرونی حکمت عملی سے اختلاف کیا یہ اختلاف خاص طور پر ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی کے متعلق اپیلوں کے رد کئے جانے کے بعد سامنے آیا۔ حافظ الاسد، معمر قذافی، شیخ زید بن سلطان النہیان اور صدر یاسر عرفات نے اور ان کے علاوہ کئی عرب ریاستوں کے سربراہوں نے خاص طور پر جنرل ضیاء سے اپیل کی تھی کہ وہ ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی کے پھندے سے بچا لیں۔ یہ وہ لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں جو بہت اثر و رسوخ رکھتے ہیں اور جنہوں نے ذوالفقار علی کی موت کے بعد سے جنرل ضیاء کی موت تک اس معاملہ کو یاد رکھا۔ انہوں نے بھٹو کی طرف داری سے کبھی دست برداری نہیں کی۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ بھٹو نے اپنے ذاتی اثر و رسوخ سے صدر اسد، قذافی، شیخ زید بن سلطان النہیان، بو مدین، اور فلسطین کی تنظیم آزادی کے صدر یاسر عرفات سے تعلقات کو مضبوط کیا ہوا تھا۔ یہ لوگ عرب دنیا میں بہت بڑا مقام رکھتے ہیں اور پاکستان سے بھی انہیں دلی محبت ہے ان سب کو اس بات کا دھچکا لگا کہ جنرل ضیاء نے ان کی اپیل کو رد کرتے ہوئے بھٹو کو منظر سے ایک طرف کر دیا۔ صدر اسد اور قذافی نے تو خاص طور پر بھٹو کے ساتھ دوستی جاری رکھی اور بھٹو فیملی کے ساتھ بھی اپنے تعلقات استوار کئے رکھے۔ ان دونوں نے مرتضٰے بھٹو اور شاہنواز بھٹو کو اپنے ہاں پناہ بھی دی۔ رہائش گاہ بھی مہیا کی اور محافظ بھی دیئے۔

خصوصی اولمپکس

اولمپکس کی کھیلوں سے تو ہم سب واقف ہیں۔ ساری دنیا اس میں دلچسپی لیتی ہے۔ اور دنیا کے بہترین کھلاڑی اس میں حصہ لے کر اپنا نام پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دنیا پر یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ ان جیسا کوئی نہیں۔ لیکن سپیشل اولمپکس یعنی خصوصی اولمپکس نام عام طور پر معروف نہیں ہے یہ بات امریکہ سے شروع ہوئی اور اور آہستہ آہستہ پھیلتے پھیلتے دنیا کے بہت سے ممالک میں (جن کی تعداد ۸۰ ہے) اب خصوصی اولمپکس رواج پا گئے ہیں۔ جو اولمپکس ہر چوتھے سال منعقد ہوتے ہیں ان میں تو باہوش صحت مند اور اپنے آپ کو دنیا کا بہترین کھلاڑی سمجھنے والے لوگ حصہ لیتے ہیں لیکن خصوصی اولمپکس کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ ایک قسم کی مشق ہے جو جاری رہتی ہے اور اس کے کرنے والے وہ لوگ ہیں بچے یا بڑے جو ذہنی طور پر مریض ہیں ان میں سے بعض جسمانی طور پر بھی معذور ہیں بھلا ان بچوں کے متعلق یا ان بڑوں کے متعلق کون سوچ سکتا تھا کہ انہیں اولمپکس کے نام سے آگاہ کیا جائے گا۔ اور انہیں بھی اس بات کی ترغیب دی جائے گی۔

اور اس سلسلے میں ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ کھیلوں کے ضمن میں یہ بھی اپنی زندگیوں کو خوشگوار بنا سکیں۔ گذشتہ مئی کے نصف کے قریب یعنی ۱۴، ۱۵ر تاریخ کو کراچی میں ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس کی علاقائی مشیر ورجینیا کرک وڈ ہیں اور اور اس پروگرام کے ذریعے سال بھر جاری رہنے والی کھیلوں کی مشق شروع کروائی گئی۔ علاقائی مشیر نے اس موقعے پر مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ تحریک اب ۸۰ ملکوں میں کامیابی کے ساتھ چلائی جا رہی ہے۔ اور اس کے ذریعے اولمپک کی ہی روایات کے مطابق ذہنی مریضوں، یا یوں کہیئے کہ جو ذہنی طور پر اپنی عمر کے بچوں اور بڑوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں انہیں کھیلیں کھلائی جاتی ہیں اس طریق سے ان کے اعتماد کو بحال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور دیکھا گیا ہے کہ اس سے ان کے خاندانوں پر بھی بہت اچھا اثر پڑتا ہے آخر یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ جس خاندان میں کوئی بچہ یا بڑا ذہنی مریض ہو یا جسمانی طور پر معذور ہو اس گھر کے تمام افراد پریشان رہتے ہیں اور ان کی پریشانی بعض اوقات ناپسندیدہ نتائج بھی پیدا کرتی ہے۔ مس کرک وڈ نے بتایا کہ خصوصی اولمپک کا خیال امریکہ کے صدر جان ایف کینیڈی کو ۱۹۶۰ء میں آیا تھا۔ ان کی ایک ہمشیرہ ذہنی طور پر اپنی عمر کے لوگوں سے بہت پیچھے تھی لیکن گھر کے افراد جہاں بھی جاتے تھے اسے ساتھ لے کر جاتے تھے۔ ان کی دوسری بہن جن کا نام یونس کینیڈی شرور۔ EUNICE KENNEDY SHRIVER نے پہلی عالمگیر خصوصی اولمپکس کا آغاز ۱۹۶۸ میں شکاگو میں کیا۔ اس آغاز کے بعد یہ تحریک پھیلنے لگی اور اس وقت دس لاکھ سے زیادہ بچے اور بڑے اس میں حصہ لیتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس پروگرام میں شمولیت کے لئے کم از کم عمر ۸ سال ہے۔ یعنی ۸ سال یا ۸ سال سے زیادہ عمر کے بچے اور بڑے ان کھیلوں میں شمولیت کر سکتے ہیں ان بچوں کے پاس یہ سرٹیفکیٹ ہونا چاہیئے کہ وہ واقعی ذہنی طور پر کمزور ہیں۔ ہر حصہ لینے والے کے ساتھ ایک رضاکار لگا دیا جاتا ہے جسے انگریزی زبان میں "ہگر" کہتے ہیں۔ اس شخص کا کام یہ ہوتا ہے کہ اس پروگرام میں حصہ لینے والے کو خوش رکھے۔ ہگر کے اصل معنے تو معانقہ کرنے والا ہے۔ اور غالباً اس لئے ہگر کہا گیا ہے کہ ان دونوں کو آپس میں اتنا قریب کر دیا گیا ہے کہ دونوں ایک ہوں جائیں۔

مس کرک وڈ نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا اور یہ خوشی ان کی حیرانگی کی حدوں کو چھو رہی تھی کہ پاکستان میں اس قسم کے اداروں میں خوب خوب دلچسپی لی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی توقع کا اظہار کیا کہ کھیلوں کے کوچ رضاکارانہ طور پر آگے آئیں گے اور ان اداروں کی مدد کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سے اگلی خصوصی اولمپکس ۱۹۹۱ء کی گرمیوں میں سینٹ پال مینے سوٹا امریکہ میں منعقد کی جائیں گی۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ اس موقعہ پر پاکستانی اولمپک ٹیم بھی شرکت کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ دراصل ایسے رضاکار خدمت گاروں کی ضرورت ہے جو اپنے اوقات میں سے چند گھنٹے اس کام کیلئے وقف کر سکیں۔ وہ یقیناً محسوس کریں گے کہ اس خدمت کے موقعہ پر انہوں نے خود بھی بہت کچھ پایا ہے۔ تسلی اور اطمینان کے پانے میں تو کسی شک کی گنجائش ہی نہیں ہے اس موقعے پر انہوں نے ایک سماجی کارکن جو ہیں تو پاکستانی لیکن امریکہ میں کام کرتی ہیں کا تعارف کروایا ان کا نام ہے سکینہ معیذ محی الدین۔ وہ مس کرک وڈ کی مدد کرتی رہی ہیں ان کے ذریعے پاکستان میں سماجی بھلائی کے اداروں کا انہیں علم حاصل ہوتا رہا مس محی الدین پنسلوانیا میں رہتی ہیں۔ جہاں ہر سال ۶۰۰ خصوصی اولمپکس منعقد کئے جاتے ہیں اور تجربے نے بتایا ہے کہ ان اولمپکس کی وجہ سے ذہنی مریض اور جسمانی معذوروں کو بھرپور شہریت کی زندگی بسر کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ کچھ آمد بھی پیدا کر سکتے ہیں اور اس طرح معاشرے کی مدد ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر خصوصی اولمپکس کی دو وڈیو فلمیں بھی دکھائی گئیں جن میں ذہنی مریضوں کو مختلف امور میں مشغول دکھایا گیا ان فلموں سے اس بات کا بھی پتہ چلا کہ بڑی بڑی شخصیات کس طرح ان اداروں کے کام آ سکتی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ خصوصی اولمپکس نہ صرف معذوروں کا اعتماد بحال کرنے میں ممد ثابت ہو سکتی ہیں بلکہ معذوروں کے خاندانوں اور ان کے محلوں اور ان کے شہروں کا بھی اعتماد بحال ہوتا ہے۔ آخر ایک معذور کتنے ہی لوگوں کی پریشانی بن سکتا ہے۔ گھر والوں کی بھی محلے والوں کی بھی اور شہر والوں کی بھی۔ جنہوں نے خصوصی اولمپکس کا سوچا اور جو اس سلسلے میں اپنی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں انسانیت کے اس مجبور حصے کی خدمت کرنے کی جزا عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے معذور بچوں، بہنوں بھائیوں اور بڑوں کی بشاشت کے ساتھ خدمت کر سکیں۔

کھیلیں

کھیل، جسم کی حفاظت اور اعلیٰ نشوونما کے لئے بہت ضروری ہے بلکہ بعض کھیل تو غیر معمولی طور پر جسم کی حفاظت کے ساتھ ساتھ دماغی صلاحیتوں کو بھی دو بالا کرتے ہیں ٹینس نٹ بال، باسکٹ بال اور والی بال کو ہم بہترین کھیلوں میں شمار کر سکتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ مختلف مقامات پر ہونے والے مختلف کھیلوں میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کی تفصیل کھیل کے شائقین حضرات کے لئے پیش خدمت ہے

بورس بیکر اور اسٹیفی گراف کا بہترین کھیل۔

اتوار کے روز لندن میں ٹینس کے ومبلڈن مقابلوں میں ویسٹ جرمنی کی اسٹیفی گراف نے امریکہ کی مارٹینا نیلووا کو 6-2، 6-7 اور 6-1 سے شکست دے کر ومبلڈن ویمنز سنگلز ٹینس ٹائٹل دوبارہ حاصل کر لیا۔

مردوں کے سنگل مقابلوں میں بورس بیکر نے پچھلے چیمپئن ایڈبرگ کو 6-0، 7-6، 6-7 سے ہرا کر مقابلہ جیت لیا ہے۔

فٹ بال

۱۹۹۰ء کے ورلڈ کپ کے ایک کوالیفائنگ میچ میں جو یوگوسلاویہ اور فرانس میں کھیلا گیا۔ فرانسیسی ٹیم سخت کوشش کے باوجود 2-3 سے ہار گئی۔

کرکٹ

پانچواں ویمن عالمی کپ کرکٹ ٹورنامنٹ

ورلڈ کپ کا فائنل میلبورن کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلا گیا۔ انگلینڈ کی ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا ان کی اوپنر کیرول ہیجز نے ۲۳ اور جینٹی بریٹن نے ۴۶ رنز بنائے۔ انگلینڈ کی ٹیم نے ۷ وکٹوں پر صرف ۱۶۰ رنز بنائے ان کے مقابلہ میں آسٹریلیا کی ریلر نے ۵۹ اور ردینسی نے ۴۸ رنز بنائے اور آؤٹ نہیں ہوئیں اور ورلڈ کپ جیت لیا۔

کینیا کے پیٹر کوئیک کا عالمی ریکارڈ

سٹاک ہوم میں اتھلیٹک مقابلوں میں کینیا کے پیٹر کوئیک نے تین ہزار میٹر کی سٹیپل چیز ریس آٹھ منٹ ۵.۳۵ سیکنڈ میں جیت کر نیا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا پرانا ریکارڈ آٹھ منٹ ۵.۴۰ سیکنڈ کا تھا۔

انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

آمنہ مبارکہ بنت چوہدری احمد حسن

حکیم دین محمدؐ صاحب

میرے خالو جان جن کا پورا نام حکیم دین محمدؐ صاحب تھا۔ پاکستان بننے کے بعد ریلوے روڈ ربوہ پر رہائش پذیر رہے۔ ۱۹۰۲ء میں ۱۴ سال کی عمر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی سے لڑکیاں اور ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جو نو عمری میں فوت ہو گیا۔ دوسری شادی میری خالہ مکرمہ امۃ الوکیل فاروقی صاحبہ سے ہوئی جن سے ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوا۔

خالو جان سے ہر شخص کو خاص انسیت تھی۔ ہر شخص یہ سمجھتا کہ وہ صرف میری بات توجہ سے سنتے ہیں اور صرف مجھ ہی سے محبت ہے مگر ان کی ذات محبت اور ہمدردی کا سمندر تھی۔ ہر چھوٹا بڑا بلا جھجک اپنا مسئلہ بیان کرتا اور نہایت توجہ سے سننے کے بعد مفید مشورہ سے نوازتے۔ حکیم ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ ادویات لینے آتے مجھے اچھی طرح یاد ہے دوائی کی پڑیاں بناتے جاتے اور زیر لب کثرت سے دعائیں کرتے ان کے علاج اور دعا سے بہت سی بے اولاد خواتین کو اولاد جیسی نعمت نصیب ہوئی۔

عموماً سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت بانی سلسلہ کے حالات زندگی بیان فرماتے۔ طبیعت میں مزاح کا عنصر پایا جاتا تھا۔ ایک طویل عرصہ اپنے حلقے کی بیت خضر کے امام رہے۔ وقت کی پابندی اور روزانہ صبح کی سیر ان کی زندگی کا معمول رہا۔ صبح کی نماز کے بعد ہر رشتہ دار کا دروازہ کھٹکھٹا کر خیریت دریافت کرتے۔

مجھے ان سے خاص محبت تھی۔ میرے بہت بچپن میں چونکہ میرے والد صاحب گلگت رہا کرتے اور سال چھ ماہ بعد گھر آتے تھے اس لئے میں تو سارا وقت خالو جان کے پاس رہتی۔ وہ بھی ہر وقت میرا بہت خیال رکھتے۔ علیحدہ لے جا کر کھانے کی چیز دینا اگر کبھی بیمار ہوتی تو نہایت محبت سے دوائی دیتے یا پھر مجھے تو اپنے گھر میں لے جاتے کہ بھئی لو میں تو منیا کو گھر لے آیا ہوں اب اس کی دیکھ بھال کرو۔ امتحان کے دنوں میں جب تک خالو جان سے دعا نہ کروا لیتے کبھی امتحان دینے نہیں گئے۔ صبح صبح جاتے تو ہاتھ میں چند پیسے دیتے کہ یہ کسی فقیر کو دے کر پرچہ دینے جانا۔ اسی طرح میری والدہ صاحبہ بتاتی ہیں کہ میں بھی چار یا پانچ سال کی عمر میں ہی اُن کی بہت معاون بن گئی تھی۔ ایک دفعہ جب اُن کی نظر بند ہو گئی تو روزانہ اُن کا ہاتھ پکڑ کر بیت لے کر جاتی اور جب تک وہ اندر مصروف رہتے میں باہر کھیلتی رہتی اسی لئے وہ اکثر مجھے اپنی لاٹھی کہا کرتے تھے۔

ایک دفعہ وفات سے کچھ عرصہ پہلے گفتگو کے دوران کہنے لگے مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میں نے جماعت کی خاص خدمت نہیں کی خدا تعالیٰ اُن کو جنت میں اعلیٰ جگہ دے۔ بہت عرصہ سے کوشش کر رہی تھی کہ اُن کے بارے میں کچھ لکھوں مگر کامیاب اب ہوئی ہوں جبکہ اُن کی وفات کو چھ سال گذر چکے ہیں۔ محترم خالو جان کی وفات ۲۵ مئی ۱۹۸۳ء کو ہوئی۔ خدا تعالیٰ مجھے اُن کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

رشید علی زاہد۔ کراچی

مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب

ہمارے پیارے ابو جان جو ہم سب بہن بھائیوں کو اپنی جان سے زیادہ عزیز تھے ہم سب کو اس دنیا کے حوادث میں اکیلا چھوڑ کر خود اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ جب پیارے ابا جان نماز تہجد ادا کرنے کے بعد نماز فجر پڑھانے بیت الذکر تشریف لے گئے اور نماز کے بعد آپ کا معمول تھا کہ آپ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے تشریف لے جاتے۔ اس دن بھی آپ حسب معمول بچوں کو پڑھانے گئے اور واپسی پر انہی گھر والوں کے لڑکے کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھ کر گھر کو روانہ ہوئے۔ جب وہ گھر کی گلی سے نکلے تو سامنے مین روڈ سے تیزی کے ساتھ ایک سوزوکی آ رہی تھی، اس نے موٹر سائیکل کو ٹکر مار دی۔ پیارے ابا جان فٹ پاتھ پر گر گئے اور سر پر شدید ضرب لگنے کے باعث گہرا زخم آیا اور خون کثرت کے ساتھ بہہ گیا۔ اسی دوران آپ ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہمارے ابا جان نہایت دین دار اور نیک بزرگ تھے۔ سلسلے کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ نہایت مخلص اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ دنیا داری کے مکر و فریب سے بالکل منزہ تھے۔ پیارے ابا جان نے خدا کے فضل کے ساتھ ۱۹۳۵ء میں بیعت کی۔ بے شمار مشکلات کا آغاز ہوا۔ گھر سے بے گھر کر دیئے گئے۔ پورے گاؤں کی دشمنی میں خود آپکی والدہ ماجدہ صاحبہ بھی شامل تھیں اور لوگوں کو ترغیب دیا کرتیں کہ یہ (ہمارے ابا جان) کافر ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کو مار ڈالو۔ مگر پھر بھی ایمان میں کوئی کمی نہ ہوئی اور نہ ہی پایہ ثبات میں کوئی لغزش آنے دی۔ حالات کے سامنے ڈٹے رہے اور اپنا تعلق خدا کے ساتھ قائم کرنے میں شب و روز مصروف رہے۔ کمال صبر کا مظاہرہ کیا اور آخر دم تک اسی ایمانی بلندی پر ثابت قدمی کے ساتھ رہے۔

گھر بار چھوڑنے کے بعد پیارے ابا جان نے دوسری شادی کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اولاد کی صورت میں ثمر عطا فرمایا اور ہم سب بہن بھائی پیدا ہوئے۔ ہم کل تین بھائی ہیں اور ہماری تین ہی بہنیں ہیں۔ سب سے بڑا خاکسار ہے اور مجھ سے چھوٹا خدا کے فضل کے ساتھ بیرون ملک ڈاکٹر ہے، اور سب سے چھوٹا بھائی واقف زندگی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ آئیوری کوسٹ (افریقہ) ہے۔

پیارے ابا جان کو دعا پر کامل یقین تھا اور کسی بھی مشکل کے وقت اس وقت تک بیت الذکر سے نہ اٹھتے جب تک قبولیت دعا کا یقین حاصل نہ ہوتا۔ کوئی بھی نیا موسمی پھل کھاتے تو خدا کی حمد کرتے، چندہ جات کی ادائیگی میں کبھی سستی نہ کی اور حضرت امام جماعت کی جانب سے ہر تحریک پر لبیک کہہ کر اس میں شامل ہوتے۔

آخر پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں ابا جان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

ابا جان موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں۔

عبدالغفور صاحب خادم

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

خاکسار ماہ جنوری ۱۹۶۱ء میں قبول احمدیت کے بعد بطور معلمؔ وقف جدید آزاد کشمیر چلا گیا۔ خاکسار کی بیوی اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر خاکسار کے ساتھ کشمیر چلی گئی۔ کشمیر جا کر چند دن بعد بچہ اچانک فوت ہو گیا۔ بچے کی ماں کو بہت بڑا شاق لگا اور وہ میکے واپس آ گئی۔ قبیلہ میں اس سے پہلے کوئی احمدی نہ تھا۔ کچھ لوگ پہلے ہی ہمارے رشتہ کے خلاف تھے۔ میرے احمدی ہونے اور پھر بچہ کے فوت ہونے کے بعد انہوں نے خاکسار کے خسر اور چچا کو طلاق پر آمادہ کیا۔ چچا نے خاکسار سے طلاق کا مطالبہ کیا۔ مگر خاکسار نے یہ معاملہ خدا کے سپرد کر دیا اور چچا کو کہہ دیا کہ جو خدا کو منظور ہو گا ہو جائے گا۔ خاکسار طلاق سے انکاری ہے۔ خاکسار کے والد محترم نے اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے جو اس وقت ناظم وقف جدید تھے مشورہ دیا کہ طلاق دے دی جاوے۔ جب خاکسار نے کہا میں یہ معاملہ خدا کے سپرد کر چکا ہوں تو والد صاحب بھی چپ سے ہو گئے اور حضور بھی فرمانے لگے کہ اگر معاملہ خلوص سے خدا کے سپرد کیا ہے تو بہت بہتر ہے۔ خاکسار ان دنوں بہت پریشان رہتا تھا۔ ایک دن ایک دوست ارشاد احمد صاحب شکیب آف جیکب آباد اور ایک درویش قادیان خاکسار کو عصر کی نماز کے بعد حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی قدسی کے پاس ان کے گھر لے گئے۔ حضرت مولوی صاحب سے ملا تو اس سے قبل بھی کئی مرتبہ ملا تھا مگر یہ ملاقات تاریخی تھی۔ شکیب صاحب نے خاکسار کے سارے حالات تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے اور خاکسار کی اس پریشانی کو خاص طور پر بیان کیا۔ اس پر حضرت مولوی راجیکی صاحب نے خاکسار کو پکڑ کر اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھا لیا اور فرمایا "او شریف آدمی انہوں نے ہمیں لوہے کے چنے چبوائے ہیں"۔ یہ کہہ کر فرمایا آؤ دعا کرتے ہیں اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ دعا لمبی تھی۔ جب ہاتھ نیچے کئے تو فرمایا کہ جب میں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو ایسے ہوا جیسے بجلی کا بٹن دبانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

بھصنۃ الودود بنت ملک مقصود رہتاسی
۹/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ

اطہر احمد ابن محمد یونس
(لاہور) گجرات

ساجد احمد ابن ناصر احمد
۴/۷ باب الابواب ـ ربوہ

عائشہ بشیر بنت چوہدری بشیر الدین محمود
۲۶/۲۵۵ ڈاک روڈ کراچی ع۸

توصیف احمد ابن طاہر احمد تنویر
۳۹/۱۰ دارالیمن شرقی ربوہ

شاہد محمود مبشر ابن مبشر احمد ظفر
۹/۳۶ دارالعلوم شرقی ربوہ

محی الدین نعمان ابن شفاقت حیات منیر
۱۸/۱ دارالعلوم جنوبی ربوہ

سہیل اعجاز ابن اعجاز قدیر
۲۶/۳ دارالیمن ربوہ

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

● ملک عبدالقیوم صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی والدہ محترمہ (زوجہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کنزی سندھ) مختلف عوارض میں مبتلاء ہیں۔

● مکرم عبدالحمید صاحب چک 30/11-L ضلع ساہیوال کے کان میں تکلیف ہے جس سے شنوائی متاثر ہوئی ہے۔

● مکرم محمد ایوب صاحب صابر کے بازو پر چوٹ کی وجہ سے فریکچر ہو گیا تھا دوبار اپریشن ہو چکا ہے

● مکرم محمد سلیم صدیقی صاحب قائد خدام الاحمدیہ وحدت کالونی اعصابی تکلیف کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔

● مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سپرنٹنڈنٹ "دارالحمد" لاہور کو کمر درد کی تکلیف ہے۔

● مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم ترقی ربوہ کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔

احباب ان سب مریضوں کی شفایابی کیلئے دُعا کریں۔

بقیہ! یادِ رفتگان

سے بلب روشن ہو جاتا ہے۔ اس طرح بٹن دبایا گیا اور اندر روشنی ہو گئی۔ فرمانے لگے میرے دائیں طرف حضور یعنی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تشریف فرما ہو گئے اور حضور نے ہاتھ اٹھائے اور دعا میں شامل ہیں اور فرمایا یہ دعا کی قبولیت کی علامت ہوتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔

معاملہ طلاق تک نہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب خاکسار کی اسی بیوی سے سات بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ جو فرمایا کہ

"جو ہوئے تیرے لئے بے برگ و بر پائی بہار"

اس کا نمونہ ایک زندہ نشان کی طرح یہ عاجز معہ اپنی اولاد کے موجود ہے۔ اور خدا کرے کہ فرشتہ نما انسان حضرت راجکی صاحب جیسے بزرگ جماعت کو ملتے رہیں۔

سانحہ ارتحال

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ قریشہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبدالکریم صاحب طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۸۹ء کو وفات پا گئیں۔ ۱۹ جولائی کو آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اس لئے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور بلند درجات سے نوازے۔

(عبدالمالک ڈرگ کالونی کراچی ۲۵)

۲۔ ہمارے نانا جان مکرم رشید احمد باجوہ المشہور لوہڑاں والے آف کھیوہ باجوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۸۹ء بروز جمعرات بوقت ۴ بجے سہ پہر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی عمر ۸۴ سال تھی۔

آپ نہایت ہی دین دار شخص تھے نماز پنجگانہ کے علاوہ تہجد بھی باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ زندگی بھر کبھی کسی کو رنجیدہ نہیں کیا ہر وقت دعائیں کرتے رہتے تھے۔ آپ کی شرافت اور دینداری کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے گاؤں کے امام صاحب نے بھی اگلے روز خطبہ جمعہ میں بہت اچھے انداز میں آپ کا ذکر کیا اور آپ کی حیات کو لوگوں کے لیے نمونہ قرار دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند کرے اور ان کے پسماندگان کو اس نقصان کو برداشت کرنے کی ہمت دے اور انہیں صبر جمیل عطاء فرمائے۔

(پرویز ظریف وسیم راوی روڈ لاہور)

اعلیٰ اور معیاری صابن

پری سوپ

تیار کردہ
کریم سوپ فیکٹری ستیانہ روڈ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو ۲۷ر اگست کو ہوگا

جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار، دِین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ درج ذیل امور کی طرف توجہ فرمائیں۔

۱۔ اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف اے اور گریجوایٹ طلباء کے لئے عمر اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۷ر اگست ۱۹۸۹ء بروز اتوار ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔

وکیل الدیوان۔ تحریک جدید۔ ربوہ

درخواستیں مطلوب ہیں

تحریک جدید میں محررین کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں ۵ر اگست ۸۹ء تک مقامی جماعت کی تصدیق سے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوا دیں۔ درخواست کے ساتھ میٹرک کی سند (فوٹو کاپی) آنی ضروری ہے۔ اکونٹس کا تجربہ رکھنے والے احباب کے لئے اچھا موقع ہے۔ انٹرویو ۱۰ر اگست ۸۹ء کو ہوگا۔ درخواست دہندگان صبح ۹ بجے وکالت دیوان تحریک جدید میں تشریف لے آئیں۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ کی مساعی

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ لجنہ مقامی ربوہ کی کوشش سے ۱۲۰ نئی ممبرات تحریک جدید میں شامل ہوئی ہیں نیز ۱۰۵ ممبرات نے اپنی آمد کے مطابق چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر تنظیموں سے درخواست ہے کہ وہ اسی طرح معین اعداد و شمار کے ساتھ رپورٹ بھجوایا کریں۔ شکریہ

(وکیل المال اوّل)

حصولِ علم کی اہمیت اور ہمارا فرض

زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنا اور اسے اپنی زندگی میں عملاً استعمال کرنا ہر انسان کا بنیادی فرض ہے۔ ارشادِ نبوی "تم اپنے بچپن سے لیکر آخر دم تک تحصیل علم میں لگے رہو" ہمیں اسی بنیادی فریضہ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ تمام انصار پر لازم ہے کہ اپنی علمی و دینی معلومات کے معیار کو بلند کرنے کے اعلیٰ مقصد کی خاطر قرآن کریم حدیث مبارکہ اور روحانی خزائن کے باقاعدہ مطالعہ کو اپنی روزمرّہ زندگی کا لازمی حصّہ بنائیں

قیادت تعلیم کے سالانہ لائحہ عمل کے مطابق اگست اور ستمبر کے عرصہ میں مندرجہ ذیل نصاب مطالعہ مقرر ہے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۳۰ ربع چہارم
۲۔ ماہوار مطالعہ برائے اگست "نشان آسمانی"۔
۳۔ ماہوار مطالعہ برائے ستمبر "تحفہ غزنویہ"۔
۴۔ کتاب "بنیادی نصاب"

زعماء کرام۔ تمام انصار کو علم و فضل میں ترقی کے اس پروگرام سے آگاہ فرمائیں۔ بار بار یاددہانی بھی کرائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ انصار اس علمی جہاد میں حصہ لیں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خبریں

★۔ چار بڑے دریاؤں چناب، راوی، سندھ اور ستلج میں شدید طغیانی آنے سے ہزاروں دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ وسیع علاقے میں تباہی آئی ہے ملتان بہاولپور سرگودھا ڈیرہ غازیخان کے متعدد علاقے سیلاب اور بارشوں سے شدید متاثر ہوئے ہیں۔ چناب میں پانی کی سطح خطرے کے نشان تک پہنچ گئی ہے۔ کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں لوگوں کو محفوظ مقامات پر چلے جانے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ ضلع سیالکوٹ میں سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد ۱۵ ہو گئی ہے۔

★۔ پشاور کی ایک مقامی عدالت نے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سابق صدر علامہ عارف الحسینی کے قتل کے الزام میں گرفتار ہونے والے سابق گورنر سرحد لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) فضل حق کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی ہے۔

★۔ امریکہ نے ۱۹۹۷ء تک پاکستان پر سے اس قانون کا اطلاق معطل کر دیا ہے جس کے تحت اس کی امداد روکی جا سکتی ہے۔ اس قانون میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی ملک ایک خاص حد سے زیادہ شرح تک یورینیم کو افزودہ کرے تو اس کی امداد بند کر دی جائے۔ کیونکہ ایک خاص حد سے زائد افزودہ ہونے والی یورینیم ایٹم بم بنانے میں استعمال ہو سکتی ہے۔ تاہم امریکی صدر کو ہر سال یہ سرٹیفکیٹ جاری کرنا ہوگا کہ پاکستان ایٹم بم نہیں بنا رہا۔

★۔ راولپنڈی کے قریب تیل اور گیس کے ذخیرے دریافت ہو گئے ہیں۔ یہ ذخائر راولپنڈی سے ۳۵ میل دور بھان گلی کے مقام پر پاکستان آکسی ڈینٹل اور آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے اشتراک سے دریافت کی گئی ہے۔

★۔ ایران کے حامی لبنانی شیعوں کے ایک چھاپہ مار گروپ نے امریکی یرغمالی لیفٹیننٹ کرنل ولیم ہیگنز کو پھانسی دے دی ہے۔ شیعوں کا مطالبہ تھا کہ حزب اللہ کے لیڈر شیخ عبید کو جو اسرائیل میں قید میں رہا کیا جائے۔

★۔ سرحد کی حکومت کو ختم کرنے کیلئے ایک نئے اقدام کے طور پر پنجاب میں وزیر اعلیٰ نواز شریف نے نئی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ صوبائی اسمبلی سرحد کے اراکین کی ایک اور ٹیم نے رات گئے تک پنجاب ہاؤس میں بات چیت جاری رکھی۔

★۔ صوبائی رابطہ کمیٹی کے اجلاس کے لئے وفاقی وزیر برائے صوبائی رابطہ مسٹر افتخار گیلانی نے وزرائے اعلیٰ سے رابطہ قائم کر لیا ہے رابطہ کمیٹی کا اجلاس جلد منعقد ہوگا۔

★۔ وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) سابق جنرل فضل حق کے اثاثوں کی چھان بین شروع کر دی ہے۔ بیوی اور بچوں کے نام جو جائیداد ہے اس کے ذرائع کا بھی پتہ لگایا جا رہا ہے۔

★۔ سری لنکا سے بھارتی فوجوں کے انخلاء کے معاملے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ بھارت اور سری لنکا کے درمیان اس ضمن میں مذاکرات بدستور تعطل کا شکار ہیں۔

ضروری اعلان

طلباء و طالبات کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ مبارکہ گرلز ہائی سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد مورخہ ۵ر اگست کو کھل رہا ہے ــــ پرنسپل

سرزمینِ قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

بواسیر کورس
PILES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۴۰

قبض کورس
CONSTIPATION COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

گیس کورس
FLATULENCE COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

جلن معدہ کورس
HEART BURN COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

کمی خون کورس
ANEMIA COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

لٹریچر -/۳ روپے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی ربوہ

فونز: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷